بارن اوّل

(خلیانی الو)



مصنفہ : فیلس فلاور

تصاویر : چیریل پیپ

ترجمہ : ابوابو زوہان

بارن اوّل

(خلیانی الو)



مصنفہ : فیلس فلاور

تصاویر : چیریل پیپ

ترجمہ : ابوابو زوہان

ایک بھوسے کے گودام (بارن) کے کونے میں اونچائی پر، پانچ چھوٹے الو کے بچے گھونسلے میں بیٹھے ہیں۔ اچانک ایک بھوکی بلی شہتیروں پر چڑھ کران کی طرف آتی ہے۔ الو کے بچے پھنکارتے ہیں۔ بلی اوپر چڑھتی رہتی ہے۔ اور بالکل عین وقت پر، ان کی ماں شکار سے واپس آجاتی ہے۔

آسان پڑھنے والی یہ سائنسی کتاب بارن اولز (گودام کے الوؤں) کے شکار کے طریقوں کے بارے میں بتاتی ہے جب وہ رات کے وقت اڑتے ہوئے گزرتے ہیں۔ یہ ان کے تیز ناخنوں (پنجوں) اوران کے سروں کو بیان کرتی ہے جو اپنے پیچھے موجود چیزوں کو دیکھنے کے لیے گھوم سکتے ہیں۔ یہ سب سے بڑے الو کے بچے کے انڈے سے نکلنے کے وقت سے لے کراس وقت تک کا پیچھا کرتی ہے جب وہ گودام چھوڑدیتا ہے اوراپنے لیے ایک ساتھی تلاش کرلیتا ہے۔

درست، حساس سہ رنگی (تین رنگوں والی) تصاویر بارن اولزکی نشوونما کی تفصیلات بتاتی ہیں، اوراس دنیا کی تصویر کشی کرتی ہیں جس میں وہ رہتے ہیں۔

ہارپر اینڈرو، پبلشرز



گودام کے کونے میں اونچائی پر،
بارن الو بیٹھی انتظار کر رہی ہے۔
وہ تقریباً ایک ماہ سے
اپنے انڈوں پر بیٹھی ہوئی ہے۔



کبھی کبھار دن کے وقت

اس کا ساتھی اس کے پاس بیٹھتا ہے۔

جب اسے بھوک لگتی ہے،

تو وہ اس کے لیے کھانا لاتا ہے۔



آخر کار اسے اپنے نیچے
کچھ ہلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔
وہ کھڑی ہوتی ہے
اور نیچے اپنے انڈوں کی طرف دیکھتی ہے۔
وہ سفید اور بیضوی شکل کے ہیں،
مرغی کے انڈوں سے چھوٹے ہیں۔
کل رات پانچ انڈے تھے۔
لیکن اب چار ہیں۔
ان کے برابر میں
وہ ایک چھوٹا سا سفید ڈھیر دیکھتی ہے۔
بارن اول اپنا سر اوپر نیچے ہلاتی ہے۔
وہ اپنے نئے بچے کو دیکھتی ہے۔





اس کی چونچ مڑی ہوئی ہے۔

اس کی چونچ کے سرے پر

ایک خاص دانت ہے، جسے "انڈے کا دانت"

کہتے ہیں۔

الو کے بچے نے اس کا استعمال

اپنے انڈے کا خول توڑنے کے لیے کیا۔

یہ جلد ہی گر جائے گا،

کیونکہ اب اسے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے کان اس کے سر میں سوراخ ہیں،

جو پروں کے نیچے چھپے ہوئے ہیں۔

اس کے چھوٹے سفید پر ہیں جنہیں "ڈاؤن" (نرم روا‌ں) کہتے ہیں۔

وہ ابھی گیلے ہیں۔

لیکن وہ جلد ہی سوکھ جائیں گے

اور روئی کی طرح نرم و ملائم ہو جائیں گے۔

اس کا چہرہ دل کی شکل کا ہے

بالکل اس کی ماں کی طرح۔

اس کی آنکھیں بند ہیں۔



اب الو کا بچہ تھک گیا ہے۔
اپنا خول توڑنا
ایک مشکل کام تھا۔
اسے آرام کی ضرورت ہے۔
چنانچہ وہ دبک جاتا ہے
اپنی ماں کے پروں کے نیچے
اور سو جاتا ہے۔



اس کے ہر پاؤں پر چار مضبوط انگلیاں ہیں۔
ہر انگلی کے سرے پر
ایک تیز ہک (مڑا ہوا ناخن) ہے۔
اسے چنگل (talon) کہا جاتا ہے۔
کسی دن وہ اپنے چنگلوں کا استعمال
شکار کے لیے کرے گا۔
ایک چنگل کا کنارہ بہت کھردرا ہے۔
وہ اسے اپنے پروں کو سنوارنے (کنگھی کرنے) کے لیے
استعمال کرے گا۔



جب وہ جاگتا ہے،

تو وہ بھوکا ہوتا ہے۔

وہ اس کھانے کے لیے تیار ہے

جو اس کے والد اس کے لیے لاتے ہیں۔

الو کے بچے کی بھوک بہت زیادہ ہے۔

وہ اپنا وقت

سونے اور کھانے میں گزارتا ہے۔





دو دن میں ایک اور انڈے سے بچہ نکلتا ہے۔
الو کے بچے کا ایک بھائی آ گیا ہے۔





جلد ہی تمام انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں۔

جب وہ تقریباً ایک ہفتے کا ہوتا ہے،
تو الو کے بچے کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔
وہ بڑی، گول
اور گہری بھوری ہیں۔
وہ ان کی مدد سے رات کے وقت اچھی طرح دیکھ سکتا ہے۔
لیکن وہ صرف بالکل سامنے دیکھ سکتا ہے۔
وہ اپنی آنکھیں منتقل نہیں کر سکتا
اوپر یا نیچے،
وہ انہیں حرکت نہیں دے سکتا
ایک طرف سے دوسری طرف۔
اسے دوسری طرف دیکھنے کے لیے
اپنا پورا سر گھمانا پڑتا ہے۔



وہ اپنا سر
پورا پیچھے کی طرف گھما سکتا ہے
اور اپنے پیچھے دیکھ سکتا ہے۔



اب الو کا بچہ چھوٹے،
اونی پروں سے ڈھک گیا ہے۔



اب وہ اپنے والدین کو
پہلی بار دیکھتا ہے۔
اس کی ماں، اس کے والد سے
تھوڑی بڑی ہے۔
دونوں کا چہرہ اور سینہ سفید ہے۔

الو کے پانچوں بچے بڑے ہو رہے ہیں۔
اورانہیں مزید کھانے کی ضرورت ہے۔
الو کی ماں اپنے ساتھی کے ساتھ جاتی ہے
تاکہ کافی مقدار میں کھانا تلاش کر سکے۔



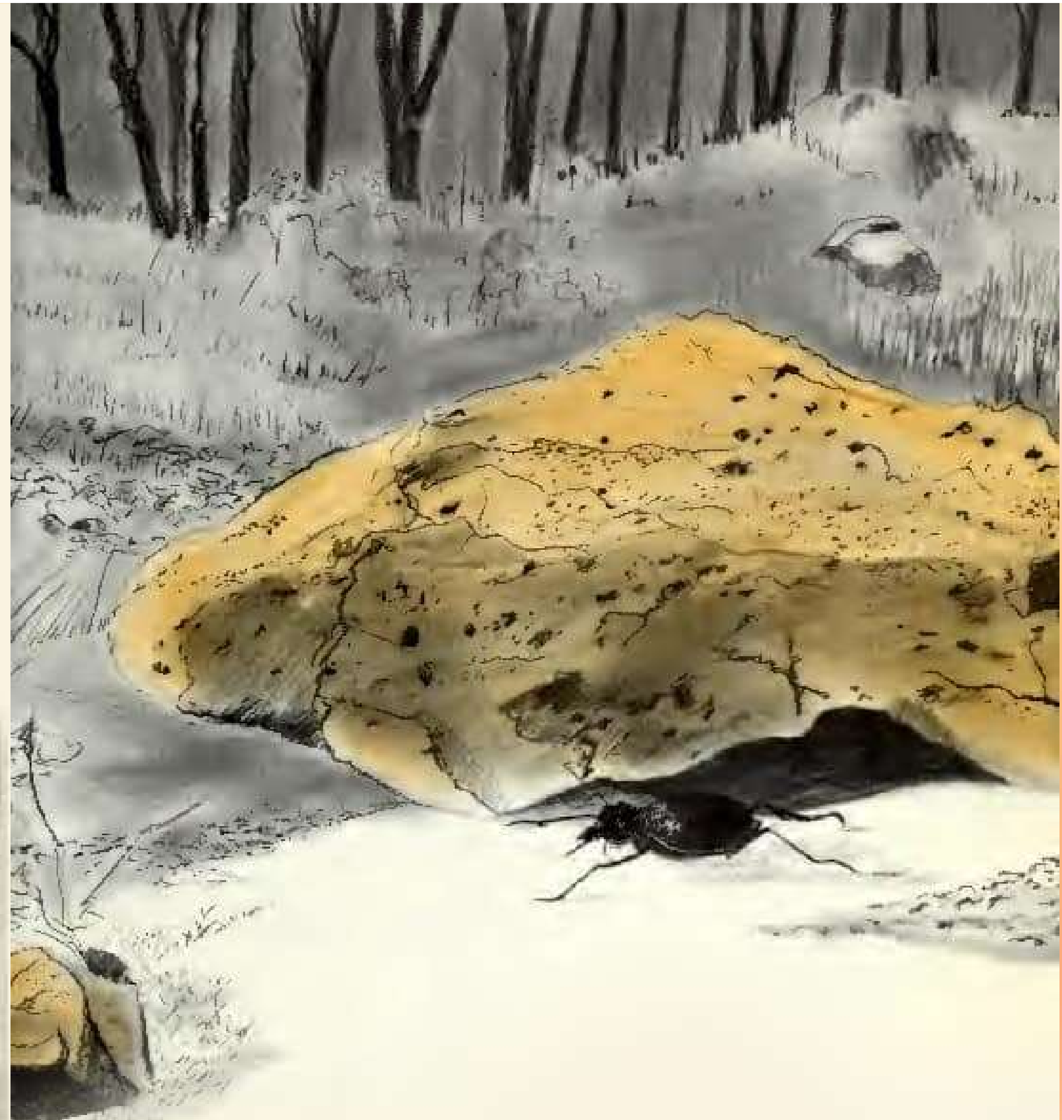


وہ رات کے وقت چوہوں، چھوٹے پرندوں، پتنگوں اور دیگر کیڑے مکوڑوں کا شکار کرتے ہیں۔

وہ بالکل خاموشی سے اڑتے ہیں۔

وہ زمین پر دوڑتے ہوئے چوہے کی آہٹ بھی سن سکتے ہیں۔





وہ چٹان کے نیچے سے رینگ کر نکلنے والے بھونرے کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

جب انہیں کوئی چوہایا گھوس ملتی ہے،
تو وہ اس پر تیزی سے جھپٹتے ہیں۔
وہ اپنے تیز چنگلوں سے اسے مار ڈالتے ہیں۔





پھر وہ اسے گھونسلے میں لے آتے ہیں۔
بچے کھلے منہ کے ساتھ ان کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔
وہ ہمیشہ بھوکے ہوتے ہیں۔

یہ الو کا بچہ سب سے بڑا
اور سب سے زیادہ طاقتور ہے۔
وہ سب سے پہلے کھانا حاصل کرنے
کے لیے لڑتا ہے۔
اس کے پیٹ بھرنے کے بعد
دوسروں کی باری آتی ہے۔





الو اپنا کھانا چباتے نہیں ہیں۔
وہ اسے پورا نگل جاتے ہیں۔
پھر وہ ہڈیاں، بال اور پر چھوٹی
گٹھلیوں کی شکل میں باہر اگل دیتے ہیں۔
ان گٹھلیوں کو "پیلیٹس (pellets)" کہا جاتا ہے۔

ایک رات ماں الو
اپنے ساتھی کے ساتھ شکار پر جاتی ہے۔
اور گودام میں خطرہ داخل ہوتا ہے۔
دو پیلی آنکھیں۔
ایک ہلتی ہوئی دم کے ساتھ ایک سیاہ سایہ۔
ایک بلی!
الو کے بچے آگے پیچھے جھولتے ہیں۔
وہ اپنی چونچیں کھولتے ہیں
اور پھنکارنے کی آواز نکالتے ہیں۔
بلی الوؤں کے گھونسلے کے بالکل نیچے ایک شہتیر پر
چڑھ گئی ہے۔





سائیں! (تیزی سے)
وہ اس کی طرف جھپٹتی ہے
اور اپنے چنگلوں سے اس پر وار کرتی ہے۔
بلی چیختی ہے۔
وہ دور کودنے کی کوشش کرتی ہے،
اور زمین پر گر جاتی ہے۔
وہ تیزی سے دروازے سے باہر بھاگ جاتی ہے۔

وہ مزید قریب رینگتی ہے۔
الو کے بچے اسے ڈرا نہیں پاتے۔
وہ قریب سے قریب تر ہوتی جاتی ہے۔
وہ بس جھپٹنے ہی والی ہوتی ہے
کہ بارن اول ماں واپس آ جاتی ہے۔





ماں الو

اپنے خاندان کے پاس واپس آتی ہے۔

الو کے بچے محفوظ ہیں۔

الو کا بچہ اب دو ماہ کا ہو چکا ہے۔

وہ اپنے والد جتنا بڑا ہو گیا ہے۔

اس کے پر ہموار اور چمکدار ہیں،

سفید اور سنہری بھورے۔

اب اس کے لیے وقت آگیا ہے

کہ وہ اڑنا سیکھے۔



وہ اپنے پر پھڑپھڑانے کی کوشش کرتا ہے۔

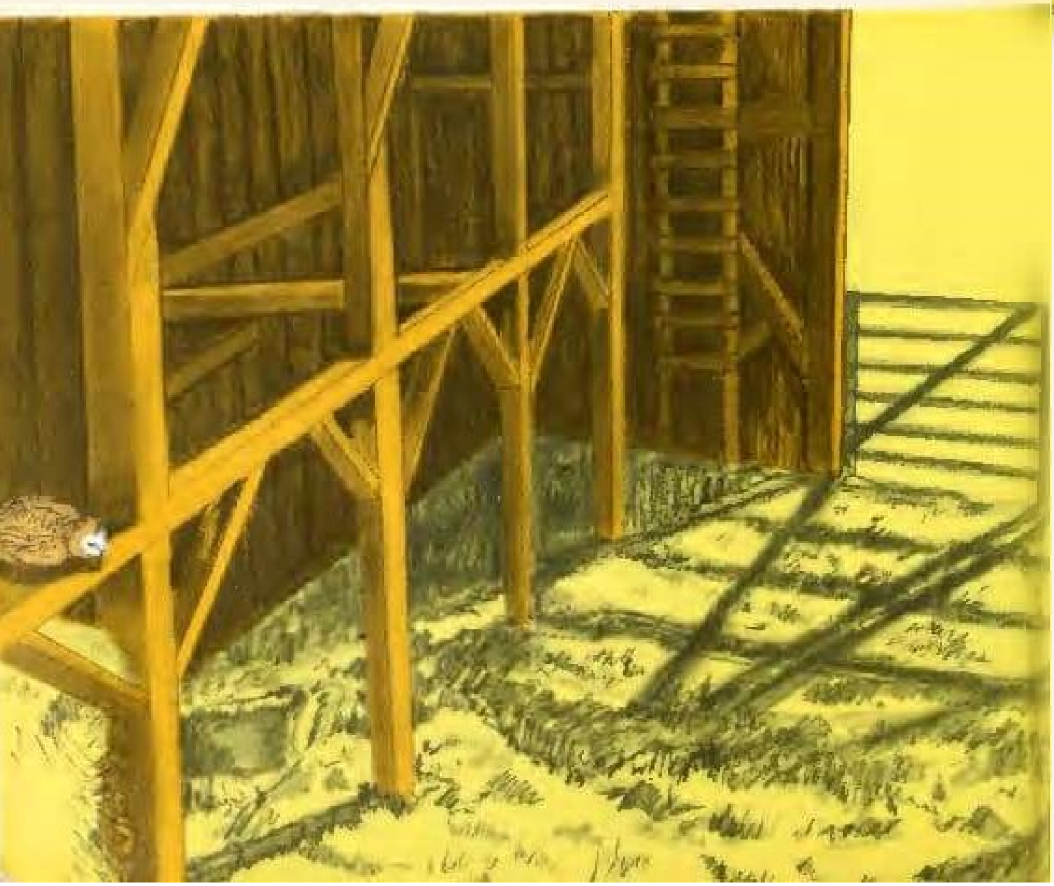
وہ کئی دنوں تک مشق کرتا ہے۔

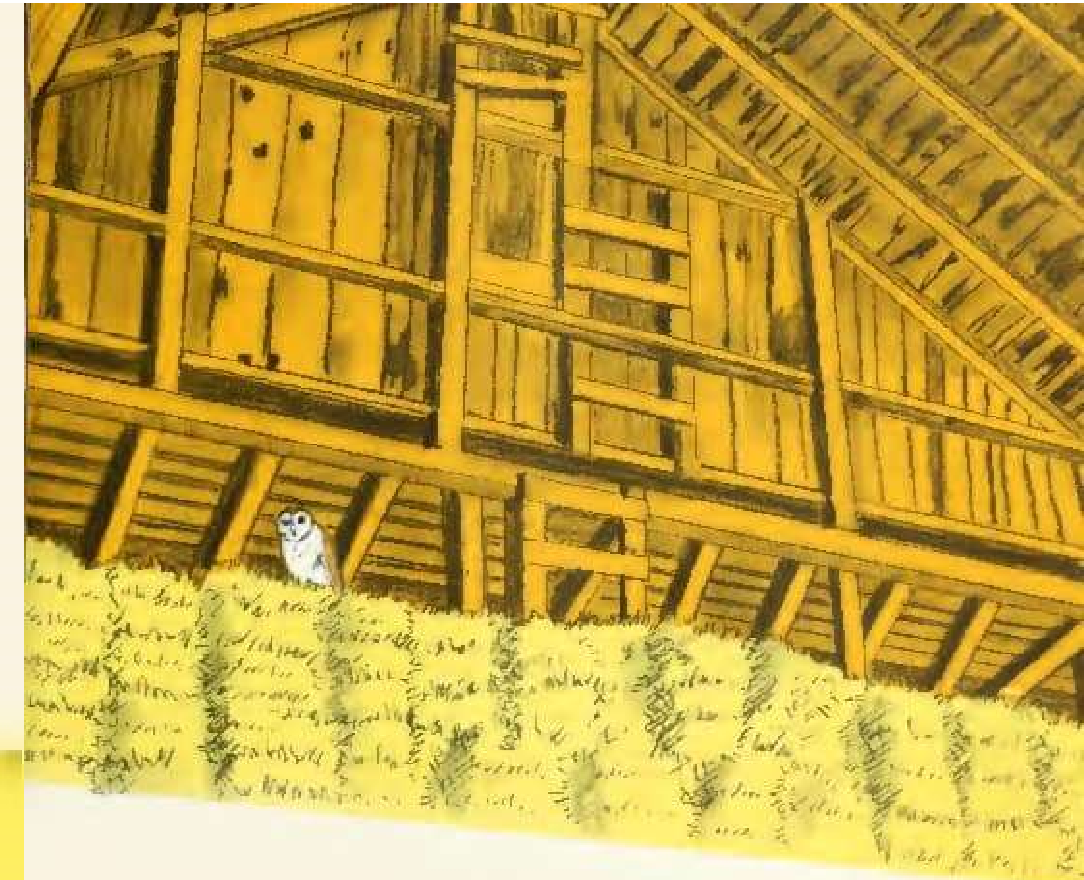
پھر وہ نیچے دیکھتا ہے۔

زمین تک کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔

کاہ کا گودام (hayloft) زیادہ قریب ہے۔

وہ اپنا سر اوپر نیچے ہلاتا ہے۔





آخر کار وہ اپنے پر پھیلاتا ہے

اور اڑان بھرتا ہے۔

جب وہ اپنے پروں کو لہراتا ہے،

وہ نیچے آتا ہے۔

وہ خیریت سے کاہ کے گودام میں اتر جاتا ہے۔





ایک ایک کر کے، اس کے بھائی
اس کی پیروی کرتے ہیں۔
شروع میں یہ نوجوان الو
گودام کے اردگرد اڑنے کی مشق کرتے ہیں۔

ایک صبح الو کا بچہ
گودام کے دروازے کے قریب اڑتا ہے۔

باہر ایک عجیب سی آواز آرہی ہے۔

الو کا بچہ اسے سنتا ہے۔

وہ اپنے پر پھیلاتا ہے۔

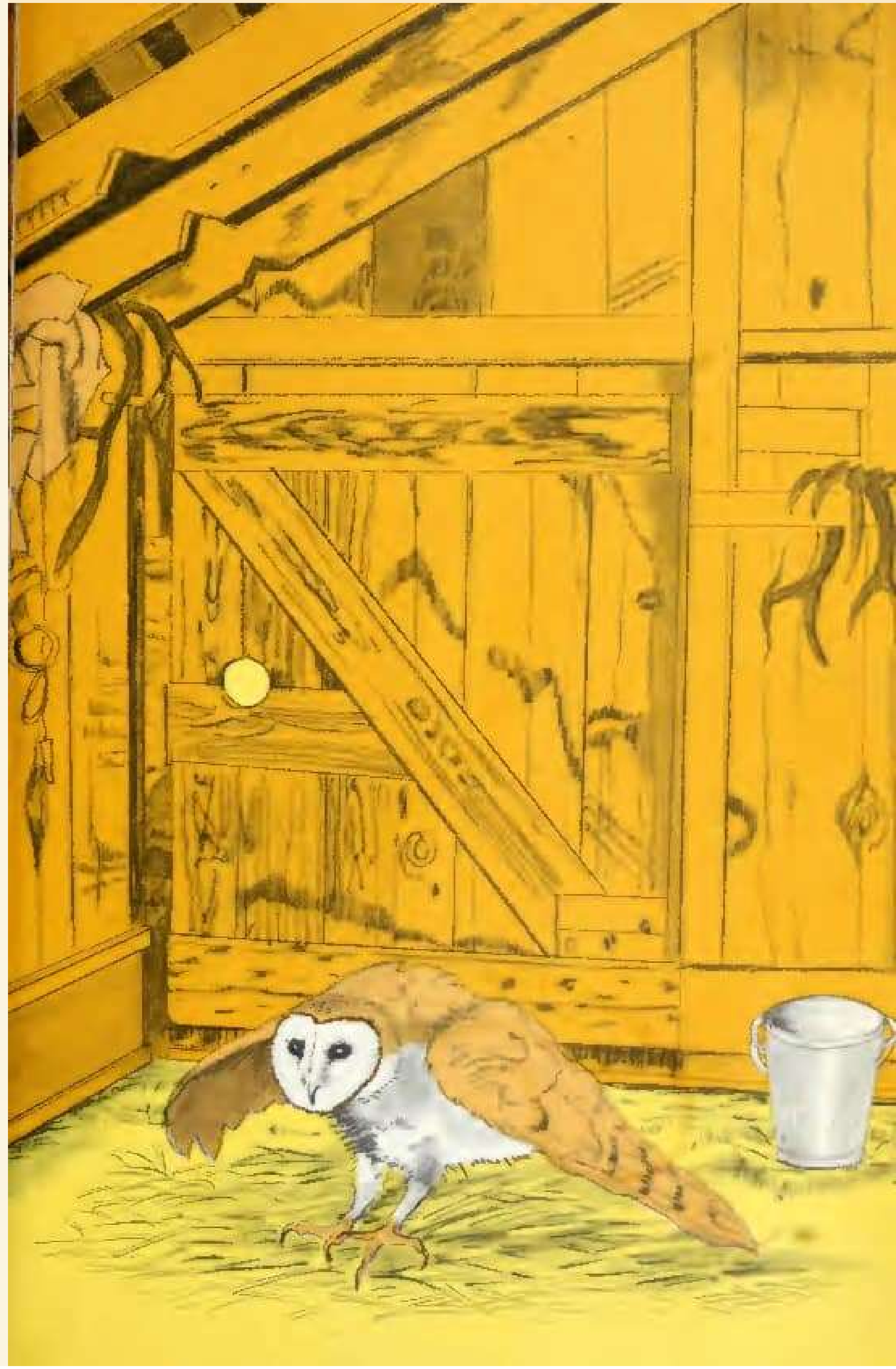
وہ شہتیر کی طرف اڑنا چاہتا ہے۔

لیکن وہ بہت اونچائی پر ہے۔

وہ زیادہ اونچا نہیں اڑپاتا۔

وہ گودام کے فرش پر آگرتا ہے۔

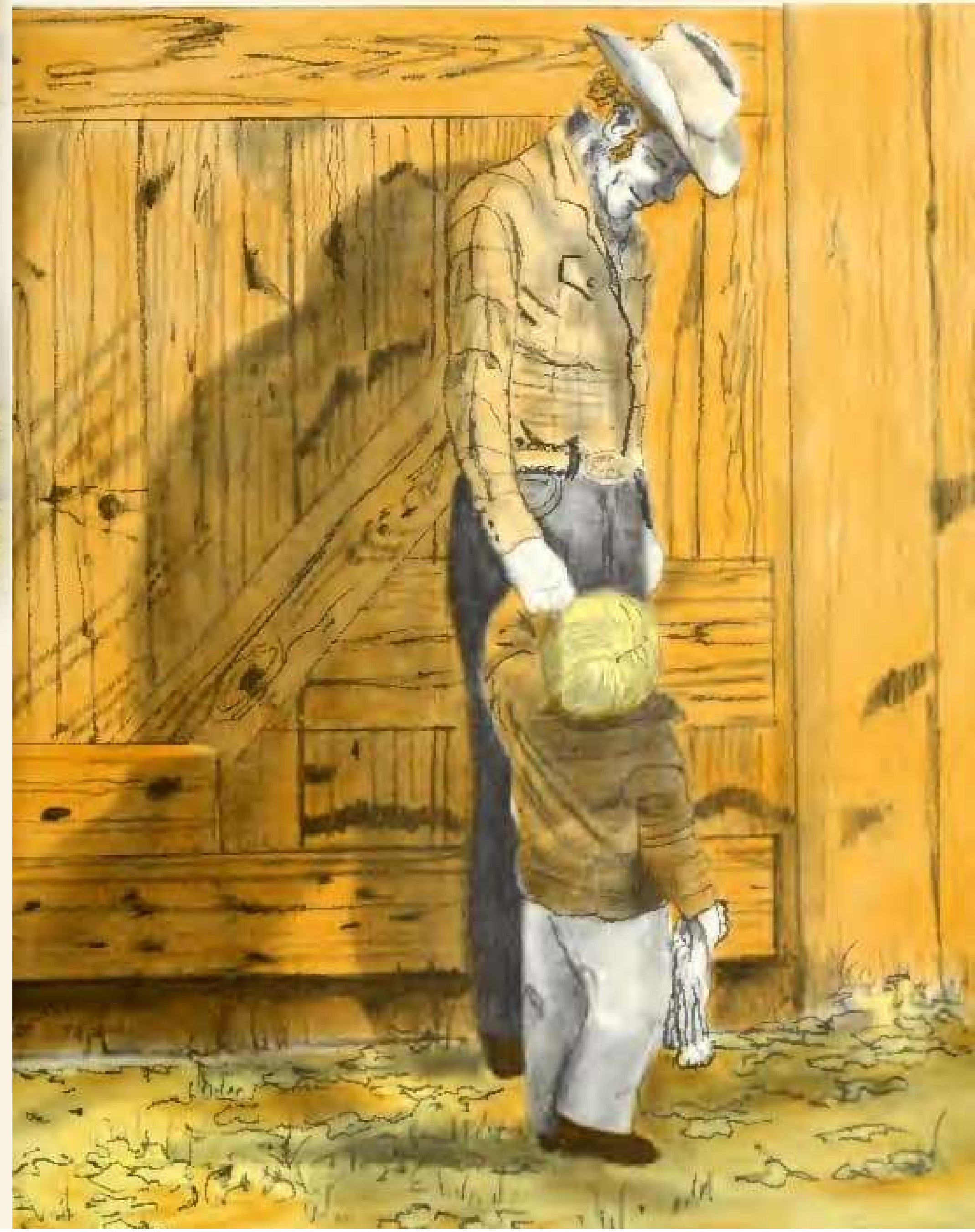
وہ دوبارہ کوشش کرتا ہے۔





ماں الو نے بھی
وہ آواز سن لی ہے۔
وہ گودام کے دروازے کی طرف اڑتی ہے۔
آواز قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔

یہ ایک انسان کی آواز ہے۔



ماں الو اسے ڈرا کر بھگانے کی کوشش کرتی ہے۔

وہ زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور اپنے پروں

کو چوڑا پھیلا لیتی ہے۔

وہ پھنکارتی ہے اور ایک طرف سے

دوسری طرف جھولتی ہے،

بہت غضبناک دکھائی دیتی ہے۔





لیکن وہ آدمی اسے نہیں دیکھ پاتا

اور گودام کے اندر نہیں آتا۔

الو کا بچہ اب اڑ کر شہتیر پر جا چکا ہے

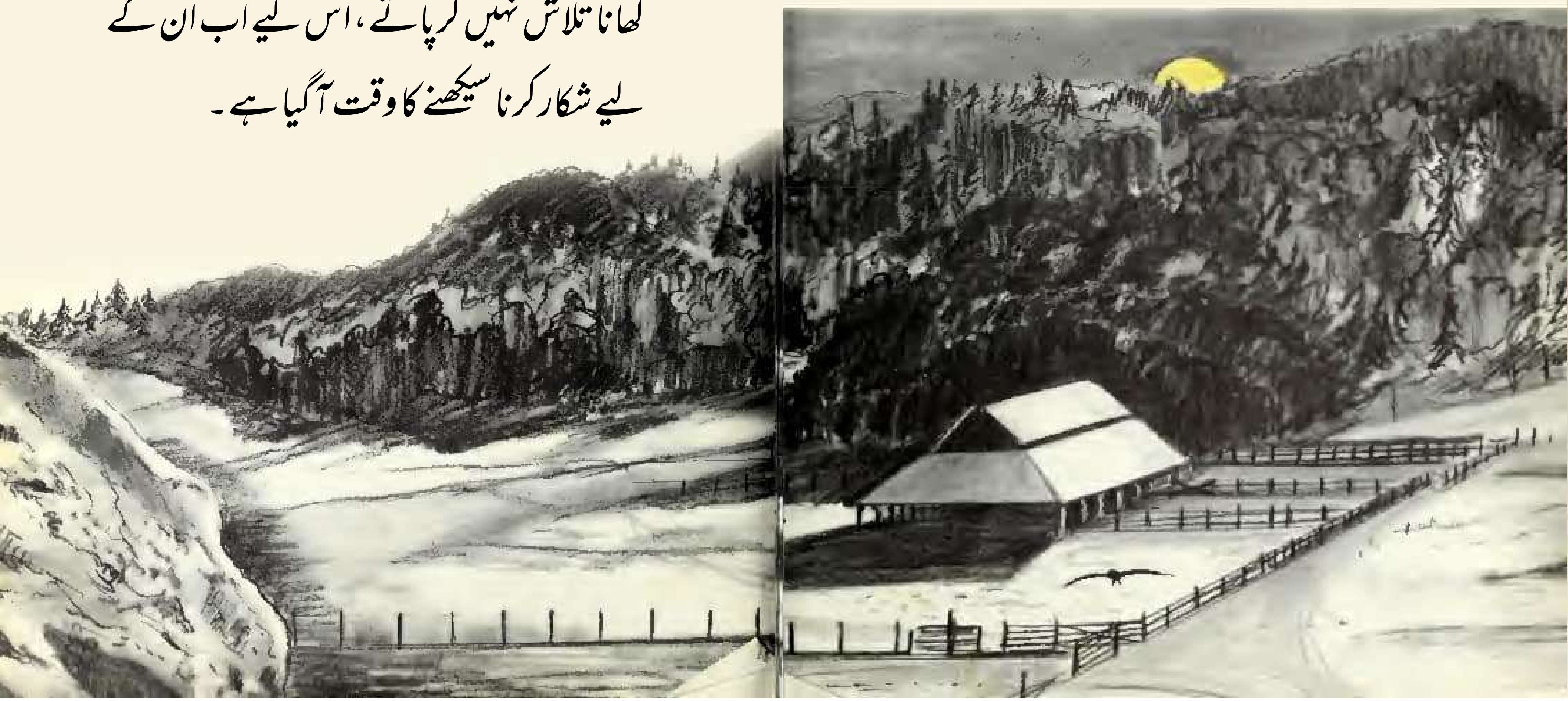
اور محفوظ ہے۔

الو کا بچہ اپنے والدین کی طرح
رات کو باہر جاتا ہے،
خاموشی سے اڑتا ہے
اور زمین پر ہر آہٹ کو سنتا ہے۔

تھوڑے ہی عرصے میں، الو کے بچے اڑنا سیکھ
جاتے ہیں، لیکن وہ خود اپنا پیٹ نہیں بھر سکتے۔

جب انہیں بھوک لگتی ہے، تو وہ اپنے والدین کو اونچی
آواز میں پکارتے ہیں۔

کبھی کبھار ماں الو اور اس کا ساتھی ان کے لیے کافی
کھانا تلاش نہیں کر پاتے، اس لیے اب ان کے
لیے شکار کرنا سیکھنے کا وقت آگیا ہے۔



ایک سرسراہٹ کی آواز پر،
وہ نیچے غوطہ لگاتا ہے
لیکن اسے کچھ نہیں ملتا۔
وہ سوکھے پتوں پر جا اترتا ہے۔





پھر ایک رات وہ ایک چُوں چُوں (سسکاری) کی
آواز سنتا ہے۔
وہ تیزی سے نیچے جھپٹتا ہے، اور کسی
نرم اور تلملاتی ہوئی چیز پر اترتا ہے۔
ایک جنگلی چوہا!
یہ پہلا کھانا ہے
جو اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے۔

کچھ راتوں کے بعد
چھوٹا الو ایک درخت پر بیٹھا ہے۔
اس کا بھائی باہر شکار کر رہا ہے۔
وہ اسے ایک چوہا پکڑتے ہوئے دیکھتا ہے۔
اس کا بھائی اسے ایک درخت پر لے جاتا ہے۔
اچانک،
آسمان میں ایک سایہ تیزی سے جھپٹتا ہے۔
وہ اس کے بھائی کو درخت سے نوچ لیتا ہے (اٹھا لیتا ہے)
اور اسے جنگل کی طرف لے جاتا ہے۔
یہ 'گریٹ ہارنڈ اول' (بڑا سینگوں والا الو) ہے،
اور یہ دوسرے الوؤں کو کھاتا ہے۔



دن کے وقت
وہ مختلف جگھوں پر سوتا ہے—
کسی درخت کی ٹہنی پر،
یا کسی خالی گھر کی چھت کے نیچے۔
اندھیرا ہونے کے بعد وہ کھانے کی تلاش کرتا ہے۔



اب دن سرد ہو رہے ہیں۔
پتے پیلے اور سرخ ہو جاتے ہیں۔
چھوٹا الو گودام (بارن) سے دور اور دور نکل جاتا ہے۔
وہ اب اپنا پیٹ خود بھر سکتا ہے۔
وہ اب اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ اپنے والدین کو چھوڑ دے۔
وہ ایک ایسی جگہ ڈھونڈ لیتا ہے
جہاں شکار اچھا ہوتا ہے۔
وہ پوری سردیاں وہیں رہتا ہے۔





A cold wind blows.

ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔

زمین جم جاتی ہے

اور برف باری ہوتی ہے۔

چھوٹے جانور اپنے بلوں (سوراخوں) میں چھپ جاتے ہیں۔

سردیوں میں کھانا تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے۔

کبھی کبھی چھوٹے الو کو

دن کے وقت شکار کرنا پڑتا ہے

تاکہ اپنا پیٹ بھرا رکھ سکے۔





ایک خنک (سرد) رات

چھوٹا الو شکار پر جانے کے لیے تیار ہے۔

وہ اسی طرح پکارتا ہے جیسے وہ اکثر پکارتا ہے۔

آج رات ایک دھیمی ہوہو (الو کی آواز)

اسے جواب دیتی ہے۔

وہ ایک بار پھر ہوہو کرتا ہے۔

دوبارہ ایک جواب ملتا ہے۔

بہت سے دن گزر جاتے ہیں۔

سورج کی روشنی تیز ہوتی جاتی ہے۔

برف پگھلنا شروع ہو جاتی ہے۔

سردیوں کا موسم تقریباً ختم ہو چکا ہے۔



وہ آواز کا پیچھا کرتے ہوئے

میپل (چنار) کے درخت تک جاتا ہے۔

وہاں اسے ایک مادہ بارن اول (الو) ملتی ہے۔

وہ پرجوش ہے۔

وہ اپنے پر پھڑپھڑاتا ہے۔

وہ کئی بار اس کے گرد چکر لگاتا ہے۔

پھر وہ اڑ جاتا ہے۔

کچھ ہی منٹوں میں وہ واپس آتا ہے

جس کی چونچ میں ایک چوہا ہوتا ہے۔

وہ اسے اس کے سامنے گرا دیتا ہے۔

وہ کھانا لے لیتی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ اس نے اسے

اپنے ساتھی کے طور پر قبول کر لیا ہے۔





زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ اس کا ساتھی اسے
ایک سوکھے (مردہ) درخت کی طرف لے جاتا ہے۔
اس میں ایک بڑا سوراخ ہے۔
وہ سوراخ کے اندر بیٹھتی ہے۔
یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ اپنے انڈے دے گی۔
یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ کھانا لے کر آئے گا
اپنے بچوں کے لیے
بالکل اپنے والد کی طرح جو اس سے پہلے لایا کرتا تھا۔

چھوٹا الو اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔
وہ چہچہاتے ہیں اور چونچیں بجاتے ہیں۔
وہ مل کر ایک طرف سے دوسری طرف
جھومتے ہیں۔
وہ ساتھ بیٹھتے ہیں
اور دن کے وقت سوتے ہیں۔
رات کو وہ شکار کرتے ہیں۔





چھوٹا الو اور اس کا ساتھی
شاید اپنی پوری زندگی اکٹھے گزاریں۔
وہ پندرہ سال تک زندہ رہ سکتے ہیں
یا اس سے بھی زیادہ۔

مصنف کا نوٹ

بہت سے بارن اوَلز (گودام کے الو) چھوٹی عمر میں ہی مر جاتے ہیں۔ کچھ اس وجہ سے مر جاتے ہیں کیونکہ انہیں کافی کھانا نہیں مل پاتا۔ کچھ انسانوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں۔ انسان ان کے سب سے بڑے دشمن ہیں، کیونکہ وہ اکثر چوہوں کے لیے زہر رکھ دیتے ہیں۔ الو ان جانوروں کو کھاتے ہیں اور زہر کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔